ادارہ

توہین رسالت ﷺ کرنے والے یورپ سے ۳۹ سوال

(۱) کیا مغربی ملکوں میں توہین ادیان، ہتک عزت یا مذہبی دل آزاری کرنے والوں کے خلاف کوئی قانون موجود نہیں؟

(۲) برطانیہ میں آج تک نافذ العمل توہین عیسائیت قانون (Blasphemy Law) کے حوالے سے آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا یہ آزادئ اظہار پر قدغن نہیں؟

(۳) ۱۹۹۰ء کی دہائی میں آسٹریا میں بھی ایسا ہی ایک کیس عدالت میں لایا گیا جس میں اوٹو پریمینگر انسٹی ٹیوٹ (Otto Preminger Institute) کو فریق بنایا گیا۔ کیا یہ ثابت نہیں کرتا کہ برطانیہ کے علاوہ دیگر یورپی ممالک میں یہ قانون کسی نہ کسی طرح موجود ہے؟

(۴) برطانیہ میں موجود قانون کا دائرہ کار صرف چرچ (عیسائیت) کے تحفظ تک کیوں محدود ہے۔ کیا یہ دیگر مذاہب کے ساتھ امتیازی سلوک کا اظہار نہیں؟

(۵) برطانوی ماہرین قانون کے مطابق اگر برطانیہ میں دیگر مذاہب کے لوگوں کے لیے کوئی قانون ہے بھی تو اس کی حیثیت ''کسی کی ذاتی شناخت'' ہے نہ کہ ''کسی کے عقائد'' کی۔ اس مذہبی تفریق کے حوالے سے آپ کیا کہیں گے؟

(۶) یورپی ممالک کو آئین کے مطابق جہاں ایک طرف آزادئ اظہار کا احترام کرنا ہے، وہیں وہ اقلیتوں پر ہونے والے زبانی اور عملی حملے روکنے کے بھی پابند ہیں۔ کیا یہ مشکل ترین کام نہیں؟ کیا انسانی حقوق کے حوالے سے یہ تضاد کا حامل نہیں؟

(۷) ۱۹۸۹ء میں ایک فلم (Visions of Ecstasy) بنائی گئی جو سینٹ تھیریسا آف ایے ویلا کے ویژن کے موضوع پر تھی۔ برطانوی بورڈ نے اس فلم کی ریلیز روک دی تھی کیونکہ اس کے نزدیک یہ توہین مذہب (یا چرچ) کے دائرے میں آتی ہے۔ حالانکہ وہ ثابت بھی نہیں کر سکے تھے کہ فلم سچ مچ توہین آمیز ہے۔ لیکن جیلنڈ ر پوسٹن نامی ڈنمارک کے اخبار میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت پر ٹونی بلیئر کا ڈنمارک کے وزیر اعظم کو فون اور اس کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا برطانوی دوغلے پن کو ثابت نہیں کر رہا؟ کیا ان کے نزدیک فلم کا اجراء روکنا اظہار رائے کی آزادی پر قدغن نہیں تھا؟

(۸) حیران کن بات یہ ہے کہ فلم میکر وینگرو نے ۱۹۹۶ء میں یورپی عدالت میں کیس دائر کر دیا۔ اس نے بھی یہ دعویٰ آزادئ اظہار کی بنیاد پر کیا تھا مگر یورپی عدالت نے بھی فیصلہ اس کے خلاف دیا۔ کیا یہ واقعہ اسلام کے حوالے

سے یورپی ممالک کے دوغلے طرزِ عمل کو آشکار نہیں کرتا؟

(۹) کیا یورپی عدالت میں اس کیس کا دائر کرنا یہ ثابت نہیں کرتا کہ وہاں اس حوالے سے قوانین موجود ہیں؟ لیکن وہ صرف ان کے اپنے مذہب کے تحفظ کے لیے ہیں؟

(۱۰) کیا یورپی عدالت کا برطانوی حکومت کے حق میں فیصلہ دینا یہ ثابت نہیں کرتا کہ انہوں نے مذہبی تعظیم کو آزادئ اظہار پر فوقیت دی؟

(۱۱) ڈنمارک کے کریمنل کوڈ کے سیکشن ۱۴۰ کے مطابق ''ہر وہ شخص جو ملک میں قانونی طور پر مقیم کسی فرد یا کمیونٹی کے مذہب یا عبادات اور دیگر مقدس علامات کی تضحیک کرے گا' اسے زیادہ سے زیادہ چار ماہ کی قید یا جرمانہ کی سزا دی جاسکے گی۔'' کیا جیلنڈر پوسٹن نامی ڈنمارک کا اخبار اس قانون کی زد میں آتا ہے؟

(۱۲) کیا جیلنڈر پوسٹن کے خلاف کریمنل کوڈ سیکشن ۱۴۰ کے تحت قانونی کارروائی عمل میں لائے جانے کا امکان ہے؟

(۱۳) خود ڈنمارک کی حکومت نے اپنی سرکاری ویب سائٹ www.um.dk پر مندرجہ بالا دونوں سوالات کا جواب ہاں میں دیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر ڈنمارک کی حکومت مذکورہ اخبار کے خلاف قانونی کارروائی کیوں نہیں کر رہی؟

(۱۴) ڈنمارک کے وزیر اعظم اخبار جیلنڈر پوسٹن کی اس حرکت کا آزادئ اظہار کے نام پر دفاع کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ کیا وہ اپنے ہی ملک کے قوانین کو سبوتاژ نہیں کر رہے؟ یا پھر ڈنمارک کے مسلمان وہاں کے قانونی شہری نہیں؟

(۱۵) ڈنمارک میں رائج کریمنل کوڈ کے سیکشن ۲۶۶ بی کے مطابق ''ایسا کوئی بھی بیان یا سرگرمیاں جرم ہیں جو کسی بھی کمیونٹی کے افراد کے لیے رنگ، نسل، قومیت، مذہب یا جنس کے حوالے سے دل آزار ہوں۔'' کیا جیلنڈر پوسٹن نے مذہب کی بنیاد پر قانونی طور پر مقیم ڈنمارک کی مسلمان آبادی کی دل آزاری نہیں کی؟

(۱۶) اپنی سرکاری ویب سائٹ پر ڈنمارک کی حکومت نے تسلیم کیا ہے کہ ذرائع ابلاغ کو آزادئ اظہار کا حق حاصل ہے مگر کسی قانون کو توڑنے کا نہیں۔ کیا جیلنڈر پوسٹن نے کریمنل کوڈ سیکشن ۱۴۰ اور سیکشن ۲۶۶ بی کو نہیں توڑا؟

(۱۷) اگر ایسا ہے تو پھر وہ آزادئ اظہار کا سہارا کیوں لے رہا ہے اور دیگر یورپی ممالک کے اخبارات اور خود ان کے حکمران انہیں آزادئ اظہار کی پناہ کیوں فراہم کر رہے ہیں؟

(۱۸) مندرجہ بالا حقائق کے باوجود ڈنمارک کے وزیر اعظم نے اپنی سرکاری ویب سائٹ پر جیلنڈر پوسٹن کی حرکت پر معافی مانگنے سے انکار کیوں کیا؟

(۱۹) ڈنمارک کے آئین میں آزادئ اظہار کے حوالے سے سیکشن ۷۷ موجود ہے۔ جس کے مطابق ''ہر شخص کو اپنے خیالات کے اظہار کی اور اسے چھاپنے کی مکمل آزادی ہے مگر اپنے خیالات کے حوالے سے وہ کورٹ آف جسٹس کو جواب دہ ہے۔'' کیا جیلنڈر پوسٹن بھی کورٹ آف جسٹس کو جواب دہ ہے؟

(۲۰) اگر ہاں (جیسا کہ آئین کہتا ہے) تو کیا کورٹ آف جسٹس نے دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات کا احترام

کرتے ہوئے جیلنڈ رپوسٹن سے جواب طلب کیا ہے؟

(۲۱) اگر ایسا اب تک نہیں ہوا تو کیا یہ ظاہر نہیں کرتا کہ خود ان ممالک میں بھی آئین اور قوانین پامال کیے جاتے ہیں؟

(۲۲) کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آئین اور قوانین امتیازی ہیں؟

(۲۳) ڈنمارک اور دیگر یورپی ممالک میں ہولوکاسٹ کے منکرین کے لیے قانون موجود ہے جس کے مطابق ہولوکاسٹ یعنی نازیوں کی جانب سے یہودیوں کے قتل عام کی کہانی کے کسی ایک بھی جزو سے انکار کرنے والے کو ۲۰ سال قید تک کی سزا ہوسکتی ہے۔ کیا یہ قانون یہودیوں کو یورپ میں دوسروں سے نسلی برتری قرار دینے کا ثبوت نہیں؟

(۲۴) ہولوکاسٹ کے منکرین کے لیے قانون بنانے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

(۲۵) کیا ہولوکاسٹ کا یہ قانون آزادیٔ اظہار پر قدغن نہیں؟

(۲۶) اگر ڈنمارک اور دیگر یورپی ممالک کے مطابق تمام شہریوں کے حقوق برابر ہیں تو کیا ہولوکاسٹ کے لیے علیحدہ سے قانون بنانا اور مسلمانوں کے مذہبی احترام کے لیے قانون نہ بنانا متضاد تاثر نہیں چھوڑتا؟

(۲۷) کیا ہولوکاسٹ کے منکرین کے لیے قانون کی موجودگی اسلام کے حوالے سے بھی ایسے ہی کسی قانون کو رواج دینے کے لیے جواز فراہم کرسکتی ہے؟

(۲۸) اگر ہاں تو کیا یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ یورپی ممالک میں اس حوالے سے قانون سازی کی جائے گی؟

(۲۹) بصورت دیگر کیا آپ اس امکان کو رد کرسکتے ہیں کہ مستقبل میں اسی نوعیت کا یا اس سے بھی زیادہ گھٹیا فعل کا اعادہ ہو؟

(۳۰) اگر ایسا ہوا تو کیا یہ تہذیبوں کے تصادم کے نظریے کو سچ ثابت نہیں کردے گا؟

(۳۱) انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کے حوالے سے یورپی کنونشن کے چارٹر (Rome, 4.XI.1950) کے کے سیکشن 1 آرٹیکل 9 پارٹ 1 اور 2 کے مطابق ''ہر شخص کو آزادیٔ خیالات، شعور اور مذہب کا حق حاصل ہے۔ اس آزادی میں مذہب کی تبدیلی (اس کے یا بطور برادری) اپنے مذہب کے مطابق زندگی گزارنا اسی کی تعلیمات عام کرنا شامل ہیں۔ ان آزادیوں پر معاشرے میں موجود قوانین کے دائرہ کار کے اندر عمل کرنا ہوگا تا کہ یہ آزادیاں کسی دوسرے فرد یا کمیونٹی کے تحفظ، امن وامان اور دیگر افراد یا کمیونٹی کے حقوق اور آزادیوں کو سلب کرنے کا ذریعہ نہ بنیں۔'' کیا ڈنمارک سمیت دیگر یورپی ممالک نے یورپی یونین کے اس چارٹر کی پاسداری کی ہے؟

(۳۲) کیا انہوں نے آزادی کے لیے دوسروں کی آزادی اور حق پر ڈاکہ نہیں ڈالا؟

(۳۳) یورپی یونین کے اسی چارٹر کے سیکشن 1 آرٹیکل 10 پارٹ 1 اور 2 کے مطابق ''آزادیٔ اظہار کا مطلب یہ ہے

کہ ہر کوئی اپنی رائے کے اظہار کے لیے حکومتی بندشوں سے آزاد ہے۔'' کیا اس شق سے کہیں بھی یہ مطلب اخذ کیا جا سکتا ہے کہ کوئی بھی شخص کسی دوسرے کے مذہب یا ذاتی زندگی میں مداخلت کر سکتا ہے؟

(۳۴) آزادیٔ اظہار کی اسی شق کے پارٹ 2 میں صاف طور پر یہ الفاظ درج ہیں: " Since it carries with it duties & responsibilities" کیا یہ آزادیٔ اظہار کے ساتھ ساتھ ''فرض شناسی اور ذمہ داری'' کی شرط عائد نہیں کرتا؟

(۳۵) اگر ہاں تو کیا یورپ کے اخبارات نے فرض شناسی اور ذمہ داری کی شرط پوری کی ہے؟

(۳۶) اگر یورپی اخبارات نے یہ شرط پوری نہیں کی تو ان کے حکمران انہیں آزادیٔ اظہار کا تحفظ کیوں فراہم کر رہے ہیں؟

(۳۷) اسی شق میں یہ جملہ بھی درج ہے کہ'' آزادیٔ اظہار کے حوالے سے ملکی قوانین پامال نہیں کیے جائیں گے تاکہ جمہوری روایات، علاقائی سلامتی، قومی مفادات، دوسرے کے حقوق کی پاسداری اور باہمی اعتماد کو نقصان نہ پہنچے۔'' کیا کسی بھی یورپی ملک کے اخبارات نے اس حرکت سے قبل مندرجہ ذیل عوامل پر غور کیا؟

(۳۸) مندرجہ بالا شق صاف طور پر آزادیٔ اظہار کو ملکی قوانین کا گھیراڈال کر محدود کرتی ہے۔ کیا ڈنمارک کے اخبار نے اپنے ہی ملک کے کریمنل کوڈ سیکشن ۱۴۰ اور ۲۶۶ بی کو پامال نہیں کیا؟

(۳۹) کیا یورپی اخبارات کے اس فعل نے یورپی ممالک کی جمہوری روایات، علاقائی سلامتی، قومی مفادات، دوسروں کے حقوق کی پاسداری اور باہمی اعتماد کو تباہی کے کنارے لا کھڑا نہیں کر دیا؟

(یہ سوال نامہ پالیسی ریسرچ سنٹر اور ''امت'' نے مشترکہ طور پر تیار کیا)

(مطبوعہ: روزنامہ ''امت'' کراچی ۱۷ر فروری ۲۰۰۶ء)

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 0641-462501